بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیو مسلم پر تمام اسلامی تعلیمات پر اکٹھے عمل کرنا لازم ہے یا کیا کرے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں ایک نیا مسلمان ہوں ۔ ہر کوئی شخص مجھے کرنے کے لیے بہت سی چیزیں بتا رہا ہے کہ یہ بھی کرلو، وہ بھی کرلو۔ کیا میں ہر چیز کو آہستہ آہستہ لے کر نہیں چل سکتا ؟

جواب

اولاً یہ سمجھ لیجیے کہ عمومی طور پر تو سب مسلمانوں کو مستند علمائے کرام سے رہنمائی لینی چاہیے، لیکن نو مسلم کو اس بات کی زیادہ حاجت ہے کہ وہ ہر شخص کی بات سننے اور اس پر عمل کرنے کی بجائے ، کسی ماہر عالم دین سے رہنمائی لے تاکہ وہ اس کے حالات و معاملات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی رہنمائی کرے ۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوا : ﴿فَسْـٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ یعنی : ”اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔ “ **(القرآن، پارہ 14، سورۃ النحل، آیت 43)** اس لیے وہ مستند علمائے دین جو مسائل دینیہ میں ماہر ہوں، صرف انہی سے مسائل کا حل معلوم کیا جائے ۔

جہاں تک سوال میں بیان کردہ بات کا تعلق ہے کہ ”کیا ہر چیز کو آہستہ آہستہ لے کر چلا جا سکتا ہے ؟ تو یاد رکھیں دین اسلام تو ”دین فطرت اور دینِ رحمت“ ہے جو انسان کی طاقت و قدرت کو مد نظر رکھتے ہوئے احکام لاگو کرتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ یعنی : ”اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے ۔“ (پ03، البقرۃ : 286) لہٰذا نو مسلم سے متعلقہ کثیر احکام پر عمل اُس کے علم اور استطاعت سے مشروط ہے ۔

اب کس بات پر اور کیسے عمل کرنا ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلامی احکام مختلف طرح کے ہیں، کچھ کا تعلق فرائض وواجبات سے ہے اور کچھ سنن و مستحبات ہیں ۔

(1) فرائض وواجبات :

جو احکام فرائض وواجبات سے متعلق ہیں، ان میں جس کی استطاعت پائی جائے گی، اس کی ادائیگی لازم ہوتی جائے گی، جیسے عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں، تو قبولِ اسلام کے بعد نو مسلم فرض اس اہم ترین فرض یعنی نماز کو ادا کرے گا، جب رمضان المبارک آئے ، تو اس کے روزے رکھے ، صاحبِ نصاب ہو اور زکوٰۃ کی دیگر شرائط بھی پائی جائیں، تو سال میں ایک بار مال کی زکوٰۃ ادا کرے ، یونہی صاحب استطاعت ہو اور فرضیتِ حج کی دیگر شرائط بھی پائی جائیں، تو زندگی میں صرف ایک بار حج فرض ہوتا ہے ، وہ ادا کرے اور ان میں سے بھی جن فرائض کی استطاعت نہ ہو، ان کی ادائیگی لازم نہیں ۔

(2) سنن و مستحبات :

جو احکام سنن و مستحبات کے درجے کے ہیں، ان میں سے سنتِ مؤکدہ کا حکم تاکیدی ہے، کبھی کبھار رہ جائیں، تو گناہ نہیں، لیکن عادتاً چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ جہاں تک مستحبات اور نوافل کا تعلق ہے، تو ان میں وسعت اور گنجائش رکھی گئی ہے، ہر ایک اپنی وسعت و طاقت، وقت کی گنجائش اور شوق کے مطابق انہیں اختیار کر سکتا ہے، نہیں کریں گے، تو گناہ گار نہیں ہوں گے، لیکن یہ اعمال قربِ الٰہی اور عظیم ثواب کا باعث ہوتے ہیں، انہیں بجالانے کے دو طریقے ہو سکتے ہیں :

(1) چاہیں تو سب اعمال میں سے تھوڑا تھوڑا اختیار کر لیں، مثلاً :

() روزانہ فرض نمازوں کے علاوہ 2 رکعت نفل (تہجد، اشراق، چاشت، یا اوابین وغیرہ میں سے کوئی) پڑھ لیں۔

() کچھ تعداد میں درودِ پاک پڑھ لیں۔

() روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوت کر لیں، چاہے چند آیات ہی ہوں۔

() چند کلماتِ ذکر و استغفار کی تسبیح کر لیں، جیسے اللہ، اللہ کا ورد کرنا یا "استغفر اللہ" پڑھنا۔

() اپنی وسعت کے مطابق کبھی کبھار کچھ صدقہ کر دیں۔

اور پھر رفتہ رفتہ ان اعمال میں جتنا ممکن ہو اور آسانی سے عمل ہو سکے اتنا اضافہ کرتے چلے جائیں۔

(2) ابتداءً ایک یا چند نیک اعمال منتخب کر لیں اور صرف انہی پر مستقل مزاجی کے ساتھ عمل کرتے رہیں، مثلاً :

() درودِ پاک کی ایک مخصوص مقدار، جیسے 313 بار مقرر کر لیں اور روزانہ بلا ناغہ یہی پڑھتے رہیں۔

() یا فرض نمازوں کے بعد تسبیحِ فاطمہ (33 دفعہ سبحان اللہ، 33 دفعہ الحمد للہ اور 34 دفعہ اللہ اکبر) یا کوئی سا بھی ذکر کا مختصر طریقہ اختیار کر لیں اور اس کا معمول بنا لیں۔

() یا روزانہ استغفار یعنی "استغفر اللہ" مخصوص تعداد میں (70 یا 100 بار) پڑھنے کی عادت بنا لیں، جیسا کہ حدیث مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہی عمل بیان ہوا اور یقیناً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عمل بطور عاجزی یا تعلیمِ اُمّت کے لیے تھا۔ **(عمدۃ القاری، 413/15، تحت الحدیث : 6307 ملخصاً)** اور ایک حدیث پاک میں فرمایا : جو مرد یا عورت اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ **(شعب الایمان، 442/1، رقم الحدیث : 252)** جب ایک پر استقامت مل جائے، تو اس کے ساتھ دوسرا عمل شروع کر لیں، یونہی اپنی گنجائش کے مطابق اعمال میں اضافہ کرتے جائیں۔

اسلام تمام دینی احکام یک دم لازم نہیں کرتا، بلکہ مختلف اوقات و حالات میں ان کا پابند کرتا ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت معاذ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو یمن کی طرف بھیجا، تو ان سے فرمایا : "انك ستأتي قوما اهل كتاب، فاذا جئتهم فادعهم الى : ان يشهدوا ان لا اله الا الله، وان محمدا رسول

الله، فإن هم أطاعوا لك بذلك، فأخبرهم أن الله قد فرض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة، فان هم أطاعوا لك بذلك، فأخبرهم أن الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم فترد على فقرائهم" ترجمہ: تم اہلِ کتاب کی ایک قوم کے پاس جا رہے ہو۔ تم انہیں سب سے پہلے اس بات کی طرف دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں، تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان جائیں، تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مال دار لوگوں سے لے کر انہی میں سے فقیر لوگوں میں تقسیم کی جائے گی۔ **(البخاری، 131/2، ط: بیروت)**

نو مسلم کے لیے اولاً فرائض اور ضروری احکام پر عمل کرنا ضروری ہے، اس کے بعد مستحبات اور آداب وغیرہ کو سیکھے اور عمل کرے، چنانچہ اسلامی تعلیمات سے بے خبر نو مسلم کے لیے اولاً کونسی باتیں سیکھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے ان کو بیان کرتے ہوئے حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ **(سالِ وفات: 1340ھ/1921ء)** لکھتے ہیں: **بدیہیاتِ دینیہ (یعنی وہ مشہور و معروف دینی احکام جن کو عوام و خواص سب جانتے ہوں) سے ہے کہ اولاً عقائدِ اسلام و سنت، پھر احکامِ صلوٰۃ و طہارت وغیرہا ضروریاتِ شرعیہ سیکھنا سکھانا فرض ہے** اور انہیں چھوڑ کر دوسرے کسی مستحب و پسندیدہ علم میں بھی وقت ضائع کرنا حرام۔" **(فتاویٰ رضویہ، ج 158/24، ط: لاھور)**

نفلی عبادات میں سے مختصر عمل بھی اختیار کیا جاسکتا ہے، لیکن مستقل مزاجی کے ساتھ کیا جائے، کہ یہ شریعت کو مطلوب و محبوب ہے، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: "ان احب الاعمال الی اللہ مادام وان قلّ" یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو پابندی کے ساتھ ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔ **(بخاری، ج 7، ص 155، مطبوعہ مصر)**

دوسری حدیث میں فرمایا: "لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل ثم ترک قیام اللیل" ترجمہ: **(اے عبد اللہ!) فلاں کی طرح نہ ہونا، جو** قیام اللیل یعنی رات کی عبادت کرتا تھا پھر اس نے چھوڑ دی۔ **(سنن ابن ماجہ، ص 95، ط: کراچی)**

نفل اعمال میں سے ابتداءً صرف درودِ پاک کو منتخب کرلینا بھی کافی ہے، جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! میں تو آپ پر بہت زیادہ دُرود شریف پڑھا کرتا ہوں، آپ بتا دیجئے کہ **کتنا درودِ پاک مقرر کردوں؟**: "فقال: «ما شئت» قال: قلت: الربع، قال: «ما شئت فإن زدت فهو خير لك»، قلت: النصف، قال: «ما شئت، فإن زدت فهو خير لك»، قال: قلت: فالثلثين، قال: «ما شئت، فإن زدت فهو خير لك»، قلت: أجعل لك صلاتي كلها قال: إذا تكفى همك، ويغفر لك ذنبك"

ترجمہ: تو نبیِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جس قدر چاہو مقرر کرلو۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: چوتھائی حصہ دُرود پاک کے لیے مقرر کرلوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جس قدر چاہو مقرر کرلو، ہاں اگر تم اس سے زیادہ حصہ مقرر کرلو گے، تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ میں نے عرض کی: میں نِصف حصہ دُرود پاک کے لیے مقرر کرلوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالی

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جس قَدر چاہو مقرر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زِیادہ وقت مقرر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ میں نے عرض کی: میں دو تہائی مقرر کرلوں؟ تو فرمایا: تم جتنا چاہو وقت مقرر کرلو اور اگر تم اس سے زِیادہ وقت مقرر کرو گے، تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ میں نے عرض کی: میں تمام وقت درود خوانی ہی میں صرف کروں گا۔ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے، تو یہ تمہارے غموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہوجائے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا۔ **(سنن الترمذی، ص 911، حدیث: 2457، ط: دار ابن کثیر)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 12 شوال المکرم 1447ھ/01 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net